سلسلہ برقی اشاعت ۱۲

بہرائچ کے گُمنام

مجاہدینِ آزادی

جنید احمد نور

ناشر: الاحسان اکیڈمی بہرائچ

بہرائچ کے گمنام

مجاہدینِ آزادی

جنید احمد نور

الاحسان اکیڈمی بہرائچ

سلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ۔۱۲

کتاب	:	بہرائچ کے گمنام مجاہدینِ آزادی
مصنّف	:	جنید احمد نور
ترتیب	:	جنید احمد نور، بہرائچ
سرورق	:	وصی اللہ قاسمیؔ بہرائچ
صفحات	:	۲۵
اشاعت	:	۱۳/ اگست ۲۰۲۴ء م/ ۷ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ
ناشر	:	الاحسان اکیڈمی بہرائچ

Bahraich Ke Gumnam Mujahideen-e- Azadi

by

Juned Ahmad Noor

Setting by

Juned Ahmad Noor, Bahraich

Cover : Wasi Ullah Qasmi

Edition: August 2024 (Safar Al Muzaffar 1446 AH.)

Pages : 25 Price: ₹0

Cover: Juned Ahmad Noor, Bahraich

Publisher: Al-Ehsan Academy Bahraich

فہرست

پیش لفظ

بہرائچ کے مجاہدین آزادی نے ملک کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس کو اجاگر کرنے کے لیے اس کو آزادی کی ۷۵ویں سال گرہ کے موقع پر وزیر اعظم ہند کے اعلان کے مطابق" آزادی کے امرت ماہوتسو" کے تحت" وزیر اعظم یوا اسکیم" کے لیے درج ذیل مضمون لکھا گیا تھا۔مذکورہ اسکیم میں ملک کی منظور شدہ زبانوں میں ۳۰سال سے کم عمر کے لکھنے والوں سے مقالے مانگے گئے تھے۔ جس میں پورے ملک سے مختلف زبانوں میں ۷۵ مقلات کو منتخب کیا گیا تھا۔ اسی اسکیم میں راقم الحروف نے اپنے اس مقالے کو" نیشنل بُک ٹرسٹ دہلی"میں جمع کیا تھا۔یہ مختصر رسالہ اسی مقالے سے اخذ کیا گیا ہے ۔اس کے شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ بہرائچ مجاہدین آزادی سے روبرو ہو سکیں اور ان کے بارے میں جان سکیں۔

امید ہے قارئین کو یہ ہماری یہ کوشش پسند آئے گی۔

شکریہ

جنید احمد نور، بہرائچ

۱۳/ اگست ۲۰۲۴ء

جنگ آزادی میں بہرائچ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بہرائچ کا اہم کردار رہا ہے۔ بہرائچ کے چہلاری کے راجہ بل بدھر سنگھ نے بیگم حضرت محل کی فوج کی کمان سنبھالی اوراسی جنگ میں شہید بھی ہوئے تھے۔ بیگم حضرت محل کو راجہ چردا نے اپنے قلعہ میں پناہ دی اور وہیں سے وہ بہرائچ کے راستے سے نیپال کو گئی تھی۔ دہلی میں مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر، لکھنؤ میں بیگم حضرت محل کے علاوہ کانپور میں ناناصاحب پیشوا اور عظیم اللہ خاں اور فیض آباد میں مولوی احمد اللہ شاہ فیض آبادی انگریزوں کے خلاف میدان میں تھے۔ ناناصاحب پیشوا مقامی حکمرانوں سے ملاقات کے لئے بہرائچ آئے اورایک خفیہ اجلاس منعقد کیا جس میں چہلاری، چردا، بھنگا، بونڈی، ٹیرہا وغیرہ کے حکمرانوں نے شرکت کی اور یہ عہد کیا کہ موت تک آزادی کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔ بہرائچ میں اس وقت جنگ بڑے پیمانے پر تھی۔ ریکواری کے تمام حکمراں اس وقت عوام کے ساتھ تھے۔ جب یہ جدوجہد چل رہی تھی اس وقت تین (۳) برٹش آفیسر نان پارہ کی طرف بھاگے لیکن عوام نے انہیں روک لیا اور انہیں واپس

ہونا پڑا جہاں سے وہ لکھنؤ کے لئے چل دئے لیکن جب یہ سب بہرام گھاٹ (گنیش پور) پہنچے تو اس وقت تمام ناؤ دیسی عوام کے قبضے میں تھی۔ جہاں ہندستانی عوام سے فرنگی آفیسروں کا مورچہ ہوا جس میں یہ سب آفیسر مارے گئے۔ اور پھر آزادی کے متوالوں نے پورے ضلع کو فرنگی لوگوں سے آزاد کرا لیا تھا اور ۱۸۵۸ء تک بہرائچ مجاہدین آزادی کے قبضہ میں رہا۔ اس کے علاوہ بہرائچ کے کئی حصوں میں آزادی کے متوالوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج سے جنگیں ہوئیں۔ کچھ دیسی ریاستوں نے جو پہلے آزادی کے سپاہیوں کے ساتھ تھیں۔ جنگ میں ہار جانے کے بعد خود سپردگی کر دی جن میں ریاست رہوا ،بھنگا اور ٹپرہا وغیرہ شامل تھے ان کے کچھ علاقے ان سے چھین لئے گئے، ۱۸۶۰ء میں ریاست نیپال کے ساتھ ہوئے معاہدہ میں ترائی / تلسی پور کے علاقے کو نیپال کو سونپ دیا گیا تھا۔ اسی طرح انگریزوں نے کچھ علاقے راجہ کپور تھلہ اور راجہ بلرام پور کو بھی دئے تھے۔

۱۹۲۰ء میں بہرائچ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی بنیاد بابو رام شرن نے ڈالی تھی جب یہاں سے کچھ لوگوں نے ناگپور کنونشن میں شرکت کی اور وہاں سے واپس آنے کے بعد بابو رام شرن نے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کھدر کے کپڑے اور ملک کی خدمت کرنے کی قسم کھائی۔ اس وقت آپ کے

ساتھیوں میں بابو یگل بہاری، شیام بہاری پانڈے، مراری لال گوڑ اور درگا چرن تھے جنہوں نے کانگریس کا کام اور آزادی کی لڑائیشروع کی۔ جب کہ اس وقت شہری علاقوں میں ہوم رول لیگ بہت مقبول تھی جس میں بسنت رائے بھنڈاری وکیل اور پنڈت بھوان دین مشرا رکن تھے۔ ضلع میں کانگریس کے پہلے صدر دیوان پراگی داس تھے اس کے بعد دوسرے صدر بابو شیو گوپال وکیل ہوئے ، جنہوں نے چرکھے اور کھدر کے پرچار پر اپنی توجہ کی اور ضلع میں اتنی کھادی تیار ہوئی کہ کھادی کی پیداوار میں صوبہ میں دوسرا مقام حاصل ہوا۔ ۱۹۲۶ءمیں سروجنی نائڈو نے بہرائچ کا دورہ کیا تھا اور لوگوں کو دیسی سامان اور ایکتا اور کھادی کے سامان کے استعمال پر زور دیا تھا۔

۱۹۲۹ء میں مہاتما گاندھی بہرائچ آئے اور ایک عوامی اجلاس سے گورنمنٹ انٹر کالج (اب مہاراج سنگھ انٹر کالج) میں خطاب کیااور انہیں بہرائچ کی عوام نے ہریجنوں کی فلاح بہبود کے لئے ۳۵۰۰روپئے کا چندہ بھی دیا تھا۔ نمک قانون توڑنے کے لئے گاندھی جی نے ڈانڈی مارچ کیا تھا جس کے سبب گاندھی جی کو حراست میں لے لیا گیا تھا اس کے احتجاج میں بہرائچ کے مقامی گھنٹہ گھر میں لوگوں نے نمک بنا کر قانون کو توڑنے کا اعلان کیا تھا۔ جس کی پاداش میں تمام اہم رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا تھا۔ ۶/ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو

پنڈت جواہر لعل نہرو نے بہرائچ کا دورہ کیا اور رمپوروہ، ہردی، گلولہ، اکونہ میں عوامی اجلاس سے خطاب کیا تھا۔ ۲۶۷/ افراد نے گاندھی جی کے ستیہ گرہ کے لئے اپنے نام دیا تھا جن میں سے ۱۷۳/ لوگ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جب گاندھی جی کو ۹/ اگست ۱۹۴۲ء کو بھارت چھوڑو تحریک کے دوران گرفتار کیا گیا تھا اس وقت ضلع میں احتجاجی جلوس کا انعقاد ہوا جس میں تمام مقامی رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا تھا۔

۱۹۴۰ء میں گاندھی جی کی بھارت چھوڑو (سول نافرمانی) تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے بہرائچ واطراف کی نمائندگی کرتے ہوئے، پنڈت بھگوان دین مشر، خواجہ خلیل احمد شاہ، سردار جوگیندر سنگھ، ٹھاکر حکم سنگھ، مولانا سلامت اللہ بیگ، مولوی کلیم اللہ نوری، مصطفی خاں (مولوی)، وغیرہ نے جیل جاکر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۱۹۴۶ء میں ہوئے اسمبلی الیکشن میں بہرائچ سے جمعتہ علماء ہند اور کانگریس پارٹی کے مشترکہ امیدوار کی حیثیت سے جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ کے بانی حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؔ نے مسلم لیگ کے امیدوار بیرسٹر شیخ ظہیرالدین فاروقی (سابق چیئرمین منو سپل بورڈ بہرائچ)

کو شکست دی اور ریاستی حکومت میں وزارت تعلیم میں پارلیمنٹری سکریٹری کے عہدے پر فائز ہوئے تھے اور ۱۹۵۱ء تک اسمبلی کے رکن رہے۔

۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو جب ملک کو آزادی نصیب ہوئی تو پورے ضلع بہرائچ میں جشن منایا گیا۔ صوبہ متحدہ میں ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو لکھنؤ میں سب سے بڑا فنکشن سکریڑیٹ پر منعقد ہوا تھا۔ سکریڑیٹ (ودھان بھون) کے سامنے بڑے شامیانے لگائے گئے تھے اور یہاں اہم شخصیتیں اور آزادی کے پروانے بڑی تعداد میں موجود تھے اس پروگرام میں بہرائچ کی نمائندگی تین اہم لوگوں نے کی تھی جن کے نام اس طرح ہیں۔ مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؔ (سابق پارلیمنٹری سکریٹری برائے تعلیم حکومت اترپردیش اور بانی جامعہ مسعودیہ نورالعلوم و آزاد انٹر کالج، بہرائچ)، سردار جوگندر سنگھ (سابق گورنر راجستھان) اور ٹھاکر حکم سنگھ (سابق وزیر اترپردیش حکومت)۔

قائدین بہرائچ کا مختصر تعارف

راجہ چہلاری بل بھدر سنگھ (سپاہ سالار اودھ)

راجہ چہلاری بل بھدر سنگھ ۱۸۵۷ء میں ہونے والی جنگ آزادی میں بیگم حضرت محل کی فوج کے سپاہ سالار تھے۔ آپ کی ولادت ۱۰/ جون ۱۸۴۰ء کو ریاست چہلاری کے موروّاڈیہہ میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کی زمین داری میں ۱۳۳ گاؤں ضلع بہرائچ اور ۸۷ گاؤں ضلع سیتاپور کے شامل تھے جو گھاگھرا ندی کے کنارے واقع تھے۔ جب انگریزوں نے ۱۸۵۶ء میں نواب اودھ واجد علی شاہ کو قید کر کے کلکتہ بھیج دیا تھا۔ بیگم حضرت محل نے اپنے صاحبزادے نواب برجیس قدر کو اودھ کا بادشاہ بنا دیا اور انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا، بعد میں انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے آپ نے ریاست بونڈی (ضلع بہرائچ) کے راجہ ہر دت سنگھ کے قلعہ میں پناہ لی اوراس کو اپنا مرکز بنا کر یہاں سے نوابین، راجگان اودھ، تعلقداران اودھ و زمینداران اودھ کو بونڈی قلعہ میں بلایا اور تمام افراد یہاں تشریف لائے۔ اس سلسلے میں مشہور مصنف امرت لعل ناگر لکھتے ہیں کہ بیگم حضرت محل نے راجہ کو خلعت بخشی۔ چودنتا گز عنبری کے ساتھ دیا۔ رانی کے لئے جواہرات دئے، لوگوں کے لئے پہر اور دی۔ بیگم حضرت محل نے اپنے ہاتھوں سے بل بھدر کو کیسر سے تلک کیا، برجیس قدر اور مموں خاں سے بھی تلک کرایا اور

تمام ساج–واج کے ساتھ میدان جنگ کے لئے وداع کیا۔ آپ نے ۱۲/ ۱۳/ جون ۱۸۵۸ء کو مقام اوبری ضلع بارہ بنکی میں جنگ ہوئی جس میں بیگم حضرت محل کی فوج کی سپاہ سالاری کرتے ہوئے ۱۳/ جون ۱۸۵۸ء کو صرف ۱۸/ سال کی عمر میں ملک کے لئے اپنے کو ملک کے لئے قربان کر دیا اور رہتی دنیا تک اپنی بہادری کے نقوش کو چھوڑ کر جام شہادت نوش کیا۔ آج بھی آپ کی یوم شہادت پر ہر سال بہرائچ اور بارہ بنکی میں تقریبات ہوتی ہیں اور آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔

راجہ ہر دت سنگھ ریکوار (ریاست بونڈی)

ضلع بہرائچ کی ایک ریاست بونڈی تھی جس کے راجہ ہر دت سنگھ ریکوار سوائی تھے۔ جب لکھنؤ میں جنگ میں بیگم حضرت محل کی ہار ہوئی تب وہ شہزادے برجیس قدر کو لے کر بونڈی آئی اور مہاراج ہر دت سنگھ نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے انگریزوں کی پرواہ نہ کی اور ان کو اپنے قلعہ میں پناہ دی اور مدد کرنے لگے، رہوا راجہ رگھو ناتھ کو دما(दमा) کی شکایت تھی ان کے منجھلے بھائی بھیاہرپال سنگھ آدھے پاگل تھے۔ مہاراج ہر دت سنگھ نے بھیاہری شرن سنگھ کو اپنی فوج کمانڈنگ آفیسر بنا کر بیگم حضرت محل کی مدد کو بھیجا ان کے پیر میں گولی لگی اور وہ وہ زخمی ہو کر واپس ہوئے۔ جس وقت بیگم بونڈی کے قلعہ

میں مہمان تھی اسی زمانے میں پیشوا نانا راو صاحب رہوا میں تین دن مہمان رہے تھے۔ جب جنگ میں بیگم کی افواج کو شکست ہوئی تو مہاراج ہر دت سنگھ ،بیگم حضرت محل ،نانا راو وغیرہ جو خاص خاص لوگ تھے پہاڑ (نیپال) کی طرف چلے گئے۔ انگریزوں نے اس کے بعد ریاستوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔

راجہ جگ جوت سنگھ (ریاست چردا)

سن ۱۸۴۶ء میں مہاراج مہی پت سنگھ کی وفات کے بعد ریاست چردا راجہ جگ جوت سنگھ نے سنبھالی۔ ۱۸۵۷ء میں جب ملک میں انگریزوں کے خلاف جنگ کی شروعات ہوئی تو راجہ جگ جوت سنگھ نے بھی اس میں حصہ لیا۔ پیشوا نانا راو نے آپ کے قلعہ میں پناہ لی اور راجہ جگ جوت سنگھ نے آخر تک آپ کی حفاظت کی ۔ انگریزوں نے راجہ صاحب کو لالچ دیا کہ پیشوا نانا راؤ کو ہمارے سپرد کر دو، اس کے بدلے میں ہم ضلع بہرائچ کا کافی علاقہ دیں گے لیکن وطن پرست راجہ نے انگریزوں کی اس پیشکش کو نامنظور کر دیا اور نانا صاحب کے ساتھ رہے۔ اس وجہ سے انگریزوں نے آپ کی ریاست چردا پر زبردست حملہ کیا تب نانا صاحب کو آپ نے اپنے بہنوئی راجہ دیوی بخش سنگھ کی حفاظت میں سرنگوں کے راستے سے گرکھالی (نیپال) بھیج دیا جبکہ خود ایک توپ اور

اپنے سپاہیوں کی مدد سے تین دن تک انگریزوں سے لڑتے رہے۔ چوتھے دن قلعہ کے آس پاس انگریزوں نے آگ لگا دی تھی۔ راجہ اپنے اہل خانہ اور کچھ رقومات لیکر سرنگ کی راہ سے ترائی مسجدیہ کے جنگل میں واقع اپنے قلعہ میں آ گئے اور چرد اچھوڑتے ہوئے قسم کھائی کہ جب تک بدلہ نہیں لیں گے قلعہ میں واپس نہیں آئیں گے اور کبھی واپس نہ آئے۔ انگریزوں نے مسجدیہ کے قلعہ پر بھی حملہ کر دیا اور آپ کو وہاں سے بھی بھاگنا پڑا پھر نان پارہ تحصیل میں نان پارہ سے شمال پچھم کی طرف جنگل کے کنارے برگدیہ کے قلعہ میں گئے وہاں بھی انگریزوں نے پیچھا کیا۔ آپ نے ہر قسم کی مصیبت منظور کی لیکن انگریزوں کے آگے سر کو خم نہیں کیا اور اپنی پوری طاقت سے مقابلہ کیا بعد میں مایوس ہو کر نیپال چلے گئے۔ نیپال کے مہاراجہ نے آپ کو اپنی حفاظت میں لیا اور کچھ موضع آپ کو دے دیے۔

حکیم مولانا محمد فاروق نقش بندی مجددی بہرائچیؒ

حضرت حکیم مولانا محمد فاروق نقش بندی مجددی بہرائچیؒ۔ آپ کی ولادت ۲۹؍ شعبان ۱۳۰۳ھ مطابق ۲۲؍ مئی ۱۸۸۶ء کو شہر بہرائچ کے ایک معزز گھرانے میں ہوئی۔ آپ مشہور بزرگ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ اور شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے پر نواسے، حضرت مولانا شاہ ابو الحسن بہرائچی کے

نواسے، مولانا شاہ ابو محمد بہرائچیؒ کے بھانجے تھے۔ آپ مدرسہ جامع العلوم پٹکاپور کانپور میں استاد رہے۔ رئیس احرار مولانا حسرتؔ موہانیؒ اور علی برادان کے قریبی ساتھی رہے۔ مولانا حسرتؔ موہانی کے ساتھ ۱۹۳۳ء میں حج کیا۔ گھر گوپور ضلع گونڈہ میں ایک جوشیلی تقریر کی جس کی بنا پر گونڈہ جیل میں ایک سال قید بامشقت کی سزا پائی۔ صدر خلافت کمیٹی، ضلع سیکرٹری کانگریس بہرائچ، خاکسار تحریک کے رکن، بہرائچ مسلم لیگ کے صدر رہے۔ آزادی سے قبل ۲۹/ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ مطابق ۲۶/ ستمبر ۱۹۴۶ء میں انتقال ہوا۔ آپ کی مزار احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ میں اپنے پرنانا حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ کے پہلو میں واقع ہے۔ آپ سید عبد الشکور جمالؔ وارثی کے بہنوئی اور سید مسعود المنان صاحب سینیر ایڈوکیٹ بہرائچ کے پھوپھا تھے۔ آپ کی اولادیں پاکستان چلی گئی تھیں۔ جہاں سب آج آباد ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی ایک پسر زادی کی شادی بہرائچ میں حاجی سید سلیم احمد صاحب کے صاحب زادے حاجی سید جمیل احمد (علیگ) نامی دواخانہ کے ساتھ ہوئی۔

مجاہد آزادی خواجہ خلیل احمد شاہ

مجاہد آزادی خواجہ خلیل احمد شاہ کی ولادت ۱۸۹۱ء میں شہر بہرائچ کے محلہ قاضی پورہ میں ہوئی تھی۔ آپ بہرائچ کانگریس کے اہم اور سرگرم رکن

رہے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو کے قریبی ساتھی تھے۔ ۱۹۳۶ء میں کانگریس کے ٹکٹ پر ایم ایل اسی رہے۔ ستہ گرہ تحریک میں حصہ لیا ایک سال تک بھارت رکشا قانون میں ضلع جیل میں قید رہے۔ بھارت چھوڑو تحریک میں دوبارہ بھارت رکشا قانون کے تحت ۹ ماہ تک نظر بند رہے۔ ۱۹۶۵ء میں وفات ہوئی تدفین چھڑے شاہ تکیہ قبرستان شہر بہرائچ میں ہوئی۔ آپ کے اہل خانہ آج بھی قاضی پورہ میں آبائی مکان میں رہتے ہیں۔ آپ کے پسر زادے جناب سعود احمد شاہ صاحب بھی اسی آبائی مکان میں رہتے ہیں۔

مجاہد آزادی ٹھاکر حکم سنگھ

مجاہد آزادی ٹھاکر حکم سنگھ کی ولادت ۱۸۹۲ء میں کے گاؤں لدُور تحصیل قیصر گنج ضلع بہرائچ میں ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں تحریک آزادی کے سلسلے میں پہلی بار ایک قید اور ۲۵۰/ روپیے کا جرمانہ ہوا۔ ۱۹۳۷ء میں ودھان پریشد کے ممبر ہوئے اور کونسل کے سبھا سکریٹری رہے۔ ۱۹۴۰ء میں ستیہ گرہ میں دوبارہ حراست میں لئے گئے اور ساتھ ہی ۱۵ مہینے سخت قید اور ۱۰۰/ روپیے جرمانہ کی سزا پائی۔ ۱۹۴۲ء میں بھارت چھوڑو تحریک میں پھر آپ کو قید کر دیا گیا۔ آپ ۱۵ مہینے تک نظر بند رہے۔ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۶۲ء تک ممبر اسمبلی رہے۔ اتر پردیش حکومت میں مختلف اہم محکموں کے وزیر رہے۔ ۱۹۶۰ء میں کسان

ڈگری کالج کی بنیاد رکھی۔ ضلع ہاسپٹل کی تعمیر کرائی۔ ۲/ دسمبر۱۹۷۱ء کو وفات ہوئی۔ آپ کے اہل خانہ بھی آپ کی بہرائچ واقع کوٹھی میں رہتے ہیں۔

مجاہد آزادی پنڈت بھگوان دین مشرا

مجاہد آزادی پنڈت بھگوان دین مشرا کی ولادت نومبر ۱۸۹۲ء(لوک سبھا ویب سائٹ پر پروفائل کے مطابق)، ۲/اکتوبر ۱۸۹۳ء(شہید اسمارک بہرائچ میں لگے مجسمہ پر درج تاریخ ولادت) گاؤں گنگاپوروہ داخلی چندیلہ تحصیل قیصر گنج ضلع بہرائچ میں ہوئی تھی۔بہرائچ میں کانگریس پارٹی کی بنیاد رکھنے والوں میں سے ایک تھے۔گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس سے سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔جون ۱۹۱۷ء میں آپ کی شادی مسماۃ اِندرا کنور صاحبہ سے ہوئی۔۱۹۳۰ء میں نمک تحریک میں ۱۰ ماہ تک قید رہے۔۱۹۳۲ء سول نافرمانی تحریک میں۱۸ ماہ قید اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا پائی۔۱۹۴۰ء میں ستیہ گرہ تحریک کے دوران ۱۵ ماہ قید اور ۱۰۰ روپے کی سزا پائی۔دوبارہ بھارت چھوڑو تحریک میں۱۵ ماہ تک نظر بند رہے ۔ضلع کانگریس کے صدر رہے،ڈسٹرکٹ بورڈ بہرائچ کے صدر رہے۔۱۹۵۱ء میں ہوئے انتخابات میں آپ قیصر گنج اسمبلی حلقہ سے ممبر اسمبلی منتخب ہوئے۔۱۹۵۷ء میں ہوئے انتخابات میں قیصر گنج حلقہ سے ممبر لوک سبھا منتخب ہوئے اس انتخاب میں

آپ نے راجہ نان پارہ محمد سعادت علی خاں کو تقریباً تیس ہزار سے زائد ووٹوں سے شکست دی تھی۔اس کے علاوہ آپ شہر کے ممتاز انٹر کالج گاندھی انٹر کالج کے بانیوں میں تھے جس کی شروعات ۱۹۴۴ء میں ہوئی جو اب آپ کے نام کے ساتھ ویدھ بھگوان دین مشرا گاندھی انٹر کالج کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کے علاوہ آپ ضلع کے متعدد اسکولوں اور کالجوں کے سرپرست رہے۔۱۰/ دسمبر ۱۹۷۲ء کو وفات ہوئی۔آپ کے اہل خانہ محلہ براہمنی پورہ واقع مکان میں رہتے ہیں۔

مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؒ

مجاہد آزادی حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؒ بانی جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ اور آزاد انٹر کالج بہرائچ۔ یو۔پی گورنمنٹ کی وزارت تعلیم میں پارلیمنٹری سکریٹری رہے۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰنؒ صاحب گنج مرادآبادی کے خلیفہ مجاز حضرت حاجی عبد الرحیمؒ صاحب سے بیعت اور خلافت حاصل تھی۔آپ کی ولادت ۴/ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ مطابق ۳/ جون ۱۹۱۱ء میں ہوئی تھی۔آپ نے جنگ آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔۱۹۳۱ء میں آپ نے جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصہ میں ہی نورالعلوم مجاہدین آزادی کا اہم مرکز بن گیا۔۱۹۴۶ء میں ہوئے انتخابات میں

کانگریس اور جمعیتہ العلماء کے مشترکہ ٹکٹ پر بہرائچ سے فتح یاب ہوئے اور حکومت میں پارلیمنٹری سکریٹری رہے۔پروانشیل حج کمیٹی اتر پردیش کے صدر رہے۔ ''معلم القرآن''اور'' مفتاح القرآن'' وغیرہ متعدد کتب کے مصنف تھے۔آپ کی تصنیف ''مفتاح القرآن'' کا دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔ہفتہ وار اخبار انصار بہرائچ کے بانی جس کے مدیران میں مورخؒ اسلام قاضی اطہرؔ مبارک پوریؒ (متوفی ۱۹۹۶ء)اور صاحب مصباح اللغات مولاناابوالفضل عبدالحفیظ بلیلاویؒ(متوفی ۱۹۷۱ء)شامل تھے۔آپ نے ایک ''ہلال باغ''کے نام سے ایک منصوبہ بھی بنایا تھا جس کی تائید ملک کے ممتاز ملی اور قومی رہنماؤں نے بھی کی تھی لیکن افسوس وہ منصوبہ پورا نہ کر سکے۔نورالعلوم لیدر ورکنگ اسکول کے نام سے مدرسہ میں ہی صنعتی ادارہ بھی قائم کیا تھا جس کی تائید اور ستائش پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے بھی کی تھی۔ہلال باغ نام سے ایک اہم منصوبہ بنایا تھا جو آپ کی وفات ہو جانے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔۱۹۴۸ءمیں آزادانٹر کالج بہرائچ کی بنیاد ڈالی۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کورٹ ممبر رہے۔آپ کی وفات ۱۷/نومبر ۱۹۶۳ء کو ہوئی۔تدفین احاطہ حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ،مولوی باغ میں ہوئی۔آپ کے اہل خانہ شہر کے

محلہ ناظر پورہ اور علی گڑھ اور لکھنؤ وغیرہ میں آباد ہیں۔ آپ کے ایک پسر زادے حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب قاسمی راقم الحروف کے استاد ہیں۔

مجاہد آزادی سردار جوگیندر سنگھ

مجاہد آزادی سردار جوگیندر سنگھ کی ولادت ضلع بہرائچ کے گاؤں بھنگہا میں ۳/ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں تحریک عدم تعاون میں لکھنؤ میں 6 ماہ کی حراست میں جیل میں رہے۔ ۱۹۳۴ ء میں سینٹرل اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں ستیہ گرہ میں دوبارہ حراست میں لئے گئے اور ساتھ ہی ۱۵ مہینے سخت قید کی سزا دی گئی تھی اور سینٹرل اسمبلی سے معطل کر دیے گئے۔ جیل سے نکلنے کے بعد بنارس اسمبلی سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ بھارت چھوڑو تحریک میں پھر آپ کو قید کر دیا گیا۔ آپ ڈیڑھ سال تک جیل میں رہے۔ قانون ساز اسمبلی کے رکن رہے لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ممبر رہے۔ اڑیسہ اور راجستھان کے گورنر رہے۔ ۱۱/ فروری ۱۹۷۹ء کو بہرائچ میں وفات پائی۔

مجاہد آزادی مولانا سلامت اللہ بیگؒ

مجاہد آزادی مولانا سلامت اللہ بیگؒ۔ آپ کی ولادت ۱۵/ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۸/ دسمبر ۱۹۱۱ء کو قصبہ فخر پور ضلع بہرائچ میں ہوئی۔ ۱۹۴۰ء میں

جنگ مخالف تقریر کرنے پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت جیل گئے ۱۸ ماہ تک قید وبند کی صعوبتیں برداشت کی اور ۲۵۰/روپیے کا جرمانہ ہوا۔ جرمانہ نہ ادا کرنے پر ۱۲ ماہ کی قید کی سزا پائی۔ ضلع کسان سبھا کے سبھاپتی رہے۔ جمعتہ العلماء ضلع بہرائچ کے منتری رہے۔ جامعہ مسعودیہ نور العلوم کے ناظم تعلیمات اور صدر المدرسین رہے۔ آپ کا انتقال ۵/ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۸/جولائی ۱۹۹۱ء کو ہوا۔ تدفین چھڑے شاہ تکیہ قبرستان، شہر بہرائچ میں ہوئی۔ آپ کے کئی صاحب زادے تھے۔ آپ کے تمام اہل خانہ بہرائچ ،خلیل آباد اور علی گڑھ وغیرہ میں سکونت رکھتے ہیں۔

مجاہد آزادی مولوی کلیم اللہ نوریؒ

مجاہد آزادی مولوی کلیم اللہ نوریؒ۔ آپ کی ولادت 1/جمادی الاولی ۱۳۴۰ھ مطابق یکم/جنوری ۱۹۲۲ء کو شہر کے ناظر پورہ میں ہوئی۔ آپ نے ستیہ گرہ تحریک میں حصہ لیا اور ۱۹۴۱ء میں بھارت رکشا قانون کے تحت ۹ ماہ کی سزا پائی۔ ضلع جیل بہرائچ اور گونڈہ میں قید رہے۔ ۱۹۴۲ء میں بھارت چھوڑو تحریک کو انڈر گر وانڈرہ کر کامیاب بنایا۔ بہرائچ میں انگریزی فوج کے پہنچنے پر اردو زبان میں " انگریزی فوج کا بائیکاٹ کرو' کے نعرے لگوائے اور پمفلیٹ تقسیم کرائے، گرفتاری وارنٹ جاری ہوا لیکن نیپال چلے گئے اور وہاں سے

تحریک آزادی کو ہوا دی۔ آپ جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ کے کارگزار مہتمم رہے۔ آپ کا انتقال ۲۶؍صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۱؍مئی ۲۰۰۰ء کو ہوا۔ آپ کی تدفین مرکزی عید گاہ قبرستان، سالار گنج، شہر بہرائچ میں ہوئی۔ آپ کے اہل خانہ ناظر پورہ میں سکونت پذیر ہیں۔

حکیم عبد الرؤف خاں جوہرؔ وارثی

حکیم عبد الرؤف خاں جوہرؔ وارثی کی ولادت ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۷ء کو نان پارہ میں ہوئی۔ آپ معروف حکیم ہونے کے کہنہ مشق ممتاز شاعر تھے۔ سٹیٹ ہاکی ٹیم کے رکن رہے۔ پنڈت نہرو کے قریبی تھے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو جب نینی جیل میں قید تھے۔ ان کی ہدایت کے مطابق جوہرؔ صاحب لنگوٹی باندھے ایک خستہ حال فقیر کی کی شکل میں جیل سے کچھ فاصلے پر اپنی گودڑ گھڑی لئے سرِ راہ خیمہ زن رہتے اور راہ گیر چند سکے آپ کے ہاتھوں پر رکھ دیتے مگر مخصوص کانگریسی کارندے دن بھر کی کاروائیوں اور حالات حاضرہ سے متعلق رپورٹ مڑے تڑے کاغذ کی شکل میں آپ کو دے جاتے جسے دن بھر اپنے پاس گودڑ میں بحفاظت چھپائے رکھتے اور رات کے اندھریے میں مخصوص ذرائع سے کاغذ کے وہ پرزے پنڈت نہرو تک پہنچاتے تھے۔ آزادی کے بعد حکومت ہند نے آپ کو مجاہد آزادی کے لقب سے سرفراز کیا۔ بہرائچ میونسپل

بورڈ کے ممبر رہے۔ آپ کا انتقال ۳؍ اکتوبر ۱۹۹۰ء شہر بہرائچ میں ہوا اور آپ کی تدفین درگاہ حضرت سید سیف الدین سالار غازیؒ المعروف سرخرور سالارؒ کے قبرستان میں ہوئی۔ آپ کے صاحب زادگان بہرائچ، لکھنؤ وغیرہ میں سکونت رکھتے ہیں۔

مجاہد آزادی سردار علی خاں

مجاہد آزادی سردار علی خاں ابن نیاز علی خاں ساکن محلہ بڑی ہاٹ شہر بہرائچ۔ ۳؍ ستمبر ۱۹۳۹ء کو انگریزوں نے بغیر صوبائی کابینہ کی منظوری کے بھارت کو جنگ میں شامل کر لیا اس کی مخالفت میں صوبائی کانگریسی کابیناؤں نے اپنے عہدے چھوڑ دیں۔ جس پر بہرائچ میں کانگریس سماجوادی دل کے سردار علی خاں، شیوشرن لعل، وجے کمار عرف نورنگ، بلونت رائے بھنڈاری، مہاراج نرائن سنگھ نے جنگ آزادی ہفتہ منایا تھا۔ آپ نے ۱۹۴۲ء میں بھارت چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۱۵ ماہ نظر بند رہے۔

مجاہد آزادی مصطفیٰ خاں (مولوی)

مجاہد آزادی مصطفیٰ خاں (مولوی) کی ولادت ۱۹۱۱ء جمنہا بازار ضلع بہرائچ (موجودہ وقت میں شراوستی کا حصہ ہے) میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام مولوی رمضان خاں تھا۔ ستیہ گرہ تحریک میں حصہ لیا اور ۱۹۴۱ء میں بھارت

رکشا قانون کے تحت ۱سال کڑی قید اور ۱۰۰/ روپیے کا جرمانہ کی سزا ہوئی۔ دوبارہ ۱۹۴۲ء میں بھارت چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۹ماہ قید کی سزا پائی۔ ۹ ماہ بعد رہائی ہوئی اور اس کے بعد آپ دوبارہ سے تحریک آزادی میں سرگرم ہوئے اور روپوش ہو کر آزادی کی تحریک کو چلاتے رہے پھر کبھی انگریزوں کے قبضہ میں نہیں آئے۔ آپ سردار جوگیندر سنگھ کے قریبی ساتھی تھے۔ آزادی کی ۲۵/ویں سالگرہ پر وزیراعظم اندرا گاندھی نے تامپتر سے سرفراز کیا۔ ۱۹۸۱ء میں انتقال ہوا۔ آپ کے صاحبزادے آباد احمد خاں شہر بہرائچ کے مشہور وکیل اورانتظامیہ کمیٹی درگاہ شریف بہرائچ کے سابق صدر ہیں جو مع اہل خانہ شہر کے محلہ سالارگنج میں سکونت رکھتے ہیں۔

کتابیات

بہرائچ گزیٹیر (ایچ۔ آر۔ نیول، ۱۹۲۱ء)
غدر کے پھول (امرت لال ناگر، ۱۹۵۷ء)
سوتنترا سنگرام کے سینک: ضلع بہرائچ (۱۹۷۲ء)
بہرائچ ایک تاریخی شہر (جنید احمد نور، ۲۰۱۹ء)
تذکرۂ مشاہیر بہرائچ (جنید احمد نور، زیر ترتیب)
نیا دور (لکھنو، ۱۹۹۷ء)
نور العلوم کے درخشندہ ستارے (امیر احمد قاسمی، ۲۰۱۱ء)
نیا دور یادگار آزادی نمبر (اگست ۱۹۹۷ء)

الاحسان اکیڈمی بہرائچ

بہ یادگار: حضرت مولانا محمد احسان الحق رحمہ اللہ
مہتمم اول جامعہ نور العلوم بہرائچ

الاحسان اکیڈمی بہرائچ ایک تحقیقی تصنیفی ادارہ ہے۔

جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ نسل کو اکابر و شخصیات بہرائچ سے متعارف کرانا۔

۲۔ شخصیات بہرائچ کی سوانح حیات پر علمی و تحقیقی کام انجام دینا۔

۳۔ اہم علمی نوادرات، مختلف موضوعات پر اکابر (خصوصا اکابرین بہرائچ) کے ذریعے لکھی گئی قدیم کتب کی جدید اشاعت کرنا۔

۴۔ اکابر کی اہم علمی و تحقیقی کتابوں کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کرانا۔

اکیڈمی اپنی خدمات، اور سرگرمیاں انٹرنیٹ کی وساطت سے متعارف کرانے کا بھی نظم کرے گی۔

رفقائے اکیڈمی: جنید احمد نور ★ کلیم احمد قاسمی ★ وصی اللہ قاسمی

/Alihsanbahraich
/Alehsaanbahraich